سوال

بینکوں کے منافع کا خیراتی سکیموں میں استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ترکی کے باشندے ہیں اور سعودی عرب میں کام کرتے ہیں اور جیسا کہ آپ سے مخفی نہیں ہمارے ملک ترکی میں سیکولر ازم کو نظام حکومت کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں سودی نظام بری طرح پھیل چکا ہے حتیٰ کہ سود کی شرح پچاس فی صد سالانہ تک بھی پہنچ جاتی ہے، لیکن ہم ترکی میں اپنے اہل خانہ کو رقوم انہی بینکوں سے بھیجنے کے لیے مجبور ہیں جو کہ سود کا اصلی سرچشمہ ہیں۔ اسی طرح چوری ہو جانے، ضائع ہو جانے یا دیگر خطرات کی وجہ سے ہم بھی اپنی رقوم بینکوں میں رکھتے ہیں تو ان حالات کی وجہ سے ہم فتویٰ کے لیے دو اہم سوال آپ کی خدمت میں ارشاد کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء

(1) کیا یہ جائز ہے کہ سود انہی بینکوں میں چھوڑ دینے کے بجائے اسے فقراء اور خیراتی اداروں میں تقسیم کر دیا جائے؟

(2) اور اگر یہ جائز نہیں تو کیا چوری یا ضائع ہونے کے خدشہ کی وجہ سے حفاظت کے لیے بینکوں میں اپنی رقوم رکھنا جائز ہے جب کہ بینک ان رقوم کو جب تک یہ اس کے پاس رہیں گی، اپنے مقاصد میں استعمال کرتا رہے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بوقت ضرورت سودی بینکوں کے ذریعہ اپنی رقوم منتقل کرنے میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ ... سورة الانعام ۱۱۹

"جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ناچار ہو جاؤ۔"

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عصر حاضر میں انہی بینکوں کے ذریعہ رقوم منتقل کرنا عام ضروریات میں سے ہے، اسی طرح سود کی شرط کے بغیر محض حفاظت کے لیے رقوم رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کسی شرط یا معاہدہ کے بغیر بینک سود ادا کریں تو اسے لے کر خیراتی سکیموں اور فقراء و مقروض لوگوں میں تقسیم کر دینے میں کوئی حرج نہیں، اس سودی رقم میں سے اپنے پاس نہ رکھے اور نہ خود اس سے کوئی فائدہ اٹھائے، یہ کمائی اگرچہ ناجائز ہے لیکن اسے لے کر فقیروں میں تقسیم کر دینا چاہیے کیونکہ اسے بینک کے پاس چھوڑ دینے میں مسلمانوں کا نقصان ہے۔ لہذا اسے مسلمانوں کے مفاد میں صرف کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اسے کفار ہی کے پاس رہنے دیا جائے تاکہ وہ اسے حرام کاموں میں استعمال کریں۔ اگر ان رقوم کو غیر سودی بینکوں یا دیگر مباح طریقوں سے منتقل کرنا ممکن ہو تو پھر سودی بینکوں کے ذریعہ انہیں منتقل کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح اگر اسلامی بینکوں یا اسلامی تجارت میں ان رقوم کو

لگانا ممکن ہو تو پھر انہیں سودی بینکوں میں رکھنا جائز نہیں کہ اس صورت میں سودی بینکوں کے استعمال کی ضرورت نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص524

محدث فتویٰ